اللہ تعالیٰ کے لیے "یا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض" کے الفاظ بول سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar-7854 تاریخ: 01-06-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے "یا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ" کے الفاظ بول سکتے ہیں اور کیا "اَلْمُسَخِّرُ" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، حدیث پاک میں بیان کردہ ننانوے ناموں میں تو یہ موجود نہیں ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسئلہ کا حکم وتفصیل جاننے سے پہلے چند اہم باتیں ذہن نشین کرلیجیے!

(1) اللہ تعالیٰ کا ایک نام یعنی اسمِ جلالت "اللہ" ذاتی ہے اور بقیہ تمام نام صفاتی ہیں اور سب اسمائے الٰہیہ توقیفی ہیں، لہٰذا اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی نام نہیں بول سکتے، چاہے اس کے معنی درست ہی کیوں نہ ہوں، جیسا کہ لفظِ "معلِّم" کہ اس کا معنی اگرچہ درست ہے، مگر اللہ پاک کے لیے معلِّم کا لفظ بولنا منع ہے۔

(2) نیز ننانوے اسماء الحسنیٰ والی حدیث میں اسمائے الٰہیہ کی تعداد بیان کرکے حصر (محدود) کرنا مقصود نہیں ہے، بلکہ حدیث پاک میں صرف اس بات کے متعلق خبر دی گئی کہ جس نے حدیث پاک میں بیان کردہ اِن ننانوے ناموں کو یاد کیا، اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔

(3) اِسی وجہ سے علمائے کرام فرماتے ہیں، حدیث پاک میں صرف مخصوص نام بیان کیے گئے ہیں، ورنہ حدیث میں بیان کیے گئے ناموں کے علاوہ اور بھی بہت سے معروف اسمائے الٰہیہ ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں ذکر ہوا "ذو القوۃ

المتین"، "فعال لما یرید"، "احسن الخالقین" وغیرہا، نیز اس کی دلیل وہ حدیث پاک بھی ہے جس میں نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان الفاظ کے ساتھ دعا کی "أسألك بكل اسم هو لك سميت به نفسك" یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں، جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے۔

اب نفسِ مسئلہ کا حکم ملاحظہ کیجیے! چنانچہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت، صفتِ تسخیر بھی ہے اور قرآن کریم میں اس صفتِ تسخیر کے متعلق بہت سی آیاتِ مبارکہ وارد ہوئی ہیں، نیز علمائے دین نے کئی مقامات پر اس صفتِ تسخیر کا ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے "اَلْمُسَخِّرُ" کا صیغہ بھی استعمال کیا ہے، لہٰذا "اَلْمُسَخِّرُ" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو "یَا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ" وغیرہ کہنا بھی درست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی آسمان وزمین، بلکہ ہر چیز کو مسخر کرنے والا ہے، جیسا کہ بعض علماء نے "مسخر القلوب"، "المسخر ما أحب" وغیرہ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

اسمائے الٰہیہ توقیفی ہیں اور جو نام شریعت نے بیان کر دیے، انہی ناموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارنا ضروری ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۪ وَ ذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآىٕهٖؕ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: "اور بہت اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، تو اسے ان ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے دور ہوتے ہیں، عنقریب انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔"

(پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 180)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت صراط الجنان فی تفسیر القرآن میں ہے: "﴿اَلَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآىٕهٖ﴾ (جو اس کے ناموں میں حق سے دور ہوتے ہیں۔) اللہ تعالیٰ کے ناموں میں حق واِستقامت سے دور ہونا کئی طرح سے ہے۔ **ایک تو** یہ ہے کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اِطلاق کرنا، جیسا کہ مشرکین نے اِلٰہ کا "لات" اور عزیز کا "عُزّیٰ" اور منان کا "مَنات" کرکے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے، یہ ناموں میں حق سے تجاوُز اور ناجائز ہے۔ **دوسرا یہ** کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا نام مقرر کیا جائے، جو قرآن وحدیث میں نہ آیا ہو، یہ بھی جائز نہیں، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کو سخی کہنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اَسماء توقیفیہ ہیں۔" **(صراط الجنان، جلد 3، صفحہ 481، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

جس نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کو یاد کیا، اس کے لیے جنت کی بشارت ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

"عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن لله تسعة وتسعين اسما، مائة إلا

واحدا، من أحصاها دخل الجنة" ترجمہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ایسے ہیں، جو اِن ناموں کو یاد کرے گا، وہ جنت میں جائے گا۔ **(صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب ما یجوز من الاشتراط والثنیافي الإقرار، جلد1، صفحہ486، مطبوعہ لاھور)**

ذکر کردہ حدیث پاک کی شرح میں **مفتی محمد احمد یار خان نعیمی** رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1391ھ / 1971ء) لکھتے ہیں: اللہ پاک کے بہت سے نام ہیں جن میں سے ایک نام ذاتی ہے، اللہ، باقی نام صفاتی۔ حق یہ ہے کہ اللہ پاک کے نام توقیفی ہیں کہ شریعت نے جو بتائے اُن ہی ناموں سے پکارا جائے۔ اپنی طرف سے نام ایجاد نہ کیے جائیں، اگرچہ ان کا ترجمہ صحیح ہو۔" **(مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ325، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)**

اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی نام نہیں بول سکتے، چاہے اس کے معنی درست ہی کیوں نہ ہوں، چنانچہ **مفتی شریف الحق امجدی** رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1421ھ / 2000ء) لکھتے ہیں: "قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی صفت یہ بیان ہوئی ﴿وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾ اس آیت کی روشنی میں لغوی معنی کے اعتبار سے یقیناً اللہ تعالیٰ معلم ہوا، لیکن اللہ تعالیٰ کو معلم کہنا ممنوع ہے، اس لیے کہ عرف عام میں معلم مکتب میں بچوں کو پڑھانے والے کو کہتے ہیں۔"

(فتاوی شارح بخاری، جلد1، صفحہ207، مطبوعہ برکات المدینہ، کراچی)

حدیث پاک میں اللہ پاک کے ننانوے صفاتی ناموں کا ذکر حصر کے لیے نہیں، بلکہ ان کے علاوہ بھی بہت سے اسمائے الٰہیہ ہیں، جیساکہ یہی مفہوم ایک حدیث پاک سے بھی ثابت ہوتا ہے، چنانچہ نبی پاک صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **نے اللہ پاک سے دعا کرتے ہوئے یوں عرض کیا:** "أسألك بكل اسم هو لك سميت به نفسك" ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں، جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے۔

(مصنف ابنِ ابی شیبہ، کتاب الدعاء، جلد6، صفحہ40، مطبوعہ مکتبۃ الرشد)

امام شرف الدین نَوَوِی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:676ھ / 1277ء) لکھتے ہیں: "واتفق العلماء على أن هذا الحديث ليس فيه حصر لأسمائه سبحانه وتعالى فليس معناه أنه ليس له أسماء غير هذه التسعة والتسعين وإنما مقصود الحديث أن هذه التسعة والتسعين من أحصاها دخل الجنة فالمراد الإخبار عن دخول الجنة بإحصائها لا الإخبار بحصر الأسماء ولهذا جاء في الحديث الآخر أسألك بكل اسم

سمیت بہ نفسک" ترجمہ: علما کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں مُنْحَصِر نہیں ہیں، حدیث پاک کا یہ مطلب نہیں کہ ان ننانوے ناموں کے علاوہ اللہ تعالٰی کے اور نام نہیں ہیں، بلکہ حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ ان ننانوے ناموں کو یاد کرنے والا داخلِ جنّت ہو گا، تو مراد جنت میں داخل ہونے کی خبر دینا ہے، نہ کہ ناموں کو انہی میں منحصر کرنا، اسی وجہ سے دوسری حدیث پاک میں یہ الفاظ آئے کہ (نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا کرتے ہوئے عرض کیا اے اللہ!) میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں، جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے۔

(شرح النووی علی المسلم، کتاب الذکر والدعاء۔الخ، باب فی اسماء اللہ۔۔۔ جلد17، صفحہ5، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حدیث پاک میں بیان کیے گئے ناموں کے علاوہ چند اسمائے الٰہیہ بیان کرتے ہوئے مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1391ھ / 1971ء) لکھتے ہیں: "ان ناموں میں رب تعالٰی کے بہت سے مشہور نام نہیں آئے، جیسے قدیم، وتر، شدید، کافی، رب اکرم، اعلٰی، اکرم الاکرمین، ذوالعرش المجید، فعال لمایرید، مالک یوم الدین، رفیع الدرجات، ذوالقوۃ المتین، ذوالعرش، احسن الخالقین وغیرہ وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالٰی کے کل نام یہ نہیں ہیں، جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا۔"

(مرأۃ المناجیح، جلد3، صفحہ326، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

اللہ تعالٰی کے صفاتی نام اَلْمُسَخِّرُ کے متعلق:

صفتِ تسخیر کے بیان پر مشتمل آیاتِ مبارکہ: اللہ تبارک وتعالٰی قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

(1) ﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىٕبَیْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ﴾

(القرآن الکریم، پارہ13، سورہ ابراھیم، آیت32، 33)

(2) ﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

(القرآن الکریم، پارہ25، سورۃ الجاثیۃ، آیت12)

(3) ﴿وَ هُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ **(القرآن الکریم، پارہ14، سورۃ النحل، آیت14)**

(4) ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾

(القرآن الکریم، پارہ25، سورۃ الزخرف، آیت13)

اِن کے علاوہ اور بہت سی آیاتِ مبارکہ ہیں، جن میں صفتِ تسخیر کا ذکر موجود ہے، یہاں طوالت سے بچتے ہوئے انہی پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام "اَلْمُسَخِّرُ" کے متعلق اقوالِ علما و ائمہ:

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 310ھ / 923ء) لکھتے ہیں: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾ وهذا احتجاج من الله تعالى ذكره على قائل ذلك وعلى سائر خلقه بأنه المدبر المصرف الأشياء، **والمسخر ما أحب**، وإن الاغناء والافقار إليه وبيده" ترجمہ: یہ آیتِ مبارکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے قائل اور تمام مخلوق پر حجت ہے کہ اشیاء کی تدبیر فرمانے والا، ان کو پھیرنے والا اور جو چاہے مسخر کر دینے والا صرف اللہ ہی ہے اور غنی کرنا یا فقر طاری کرنا بھی اُسی کے دستِ قدرت میں ہے۔

(تفسیر الطبری، جلد 6، صفحہ 308 مطبوعہ دار هجر للطباعة والنشر والتوزیع)

امام ابو عبد اللہ محمد بن عمر فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات: 606ھ) اس آیت مبارکہ: ﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ...﴾ کے تحت لکھتے ہیں: " أنه تعالى هو الخالق لهذه الأحوال، **وهو المدبر لهذه الأمور والمسخر لها**" ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان اَحوال کو پیدا کرنے والا، ان کاموں کو چلانے والا اور ان (سورج، چاند، کشتی، سمندر وغیرہا) سب کو مسخر کرنے والا ہے۔

(التفسیر الکبیر، سورہ ابراهیم، تحت الایة 32، جلد 19، صفحہ 98، مطبوعہ دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

علامہ اَثیر الدین محمد بن یوسف اُندلسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 745ھ) اس آیتِ مبارکہ ﴿اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ﴾ کے تحت لکھتے ہیں: " وقال: لقوم يؤمنون، فإنهم هم الذين ينتفعون بالاعتبار، ولتضمن الآية **أن المسخر والممسك لها هو الله**، فهو إخبار منه تعالى ما يصدق به إلا المؤمن" ترجمہ: آیت مبارکہ میں فرمایا گیا کہ اس میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں، کیونکہ اہل ایمان ہی اس پر یقین رکھتے ہوئے نفع اٹھاتے ہیں اور اس لیے بھی تاکہ آیت اس بات کو شامل ہو جائے کہ ان پرندوں کو مسخر کرنے اور ہوا میں روکنے والی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہی ذات ہے، تو یہ خبر دی جا رہی ہے کہ اس بات کی تصدیق اہلِ ایمان ہی کرتے ہیں۔ **(البحر المحیط في التفسیر، جلد 6، صفحہ 576، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

علامہ شہاب الدین ابن حجر ہیتمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 974ھ) لکھتے ہیں: "هو المسخر للقلوب بالمنع والاعطاء فلا رازق ولا معطي ولا ضار ولا نافع إلا هو عزّ وجلّ " ترجمہ: وہی یعنی اللہ تعالیٰ ہی دلوں کو منع اور عطا کے ساتھ مسخر کرنے والا ہے اور اس کے سوا کوئی رازق، معطی، نافع اور ضارّ نہیں۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد1، صفحہ80، مطبوعہ دار الفکر)

امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد المعروف ابن الحاج الفاسی المالکی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 737ھ) لکھتے ہیں: " أنه سبحانه وتعالى هو القاضي للحوائج والدافع للمخاوف **والمسخر لقلوب الخلق** والاقبال بها على من شاء كيف يشاء " ترجمہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی حاجات کو پورا کرنے والا اور خدشات وخطرات کو ٹالنے والا اور مخلوق کے دلوں کو مسخر کرنے والا اور جس طرف وہ چاہے اپنی منشاء کے مطابق ان کو پھیرنے والا ہے۔

(المدخل لابن الحاج، فصل للعالم ان لا یتردد لاحد۔۔۔، جلد2، صفحہ112، مطبوعہ دار التراث)

الفتح الربانی والفیض الرحمانی المنسوب الی الشیخ عبد القادر الجیلانی میں اللہ پاک کی صفات بیان کرتے ہوئے المسخر بطور صفاتی نام ذکر ہوا، چنانچہ اس کتاب میں ہے: " الملك واحد، الضارّ واحد، النافع واحد، المحرّك والمسكن واحد، المسلط واحد، **المسخر واحد**، المعطي والمانع واحد، الخالق والرازق هو الله عزّ وجلّ، هو القديم الأزليّ الأبدي، هو موجود قبل الخلق، قبل آبائكم وأمهاتكم وأغنيائكم، هو خالق السموات والأرض ومافيهن ومابينهما ﴿لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾ ترجمہ: مفہوم واضح ہے۔

(الفتح الربانی والفیض الرحمانی، صفحہ64، مطبوعہ دار الریان للتراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

01ذو القعدۃ الحرام 1443ھ/01جون 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے